82704-اخبار و جرائد میں کام کرنے کا حکم

سوال

میں اپنے ملک کے ایک قومی اخبار میں ملازمت کرتا ہوں جسے اسلامی ملک ہونا چاہیے تھا لیکن وہ ایسا ہے نہیں، اور آپ اخبار میں حکومتی نفاق اور دھوکہ کا بخوبی علم رکھتے ہیں، میں ان جرائد کی صفحات کی تنفیذ کی خاص قسم میں ملازمت کرتا ہوں، کیا میری تنخواہ حلال ہے خاص کر میرے ملک میں ملازمت کے مواقع بہت ہی مشکل ہیں، اور میں نے مجبورا یہ ملازمت کی ہے، ابتدا میں یہاں ملازمت کے لیے تیار نہ تھا ؟

پسندیدہ جواب

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی مسلمانوں
کی حالت کی اصلاح فرمائے اور ذرائع ابلاغ کے نمائندوں اور مالکان کو وہ کام کرنے کی
توفیق دے جس میں لوگوں کے لیے خیر و بھلائی ہو، اور وہ انہیں صدق و عفت نشر کرنے کی
توفیق سے نوازے.

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ! کوئی
ہی اخبار یا میگزین ایسا ہو گا جو غیر شرعی اشیاء سے خالی ہو جس کی بنا پر اس کی
خرید و فروخت ترک کرنا واجب ہوتی ہے، جس کی بنا پر اس میں ملازمت تو بالاولی نہیں
کرنی چاہیے، ان ممنوعہ کام میں درج ذیل امور شامل ہیں :

1– ستاروں اور برج کی بنا پر حالت
معلوم کرنا اور کہانت کا پایا جانا، یہ کبیرہ گناہ میں شامل ہوتا ہے، اور بعض اوقات
تو ایسا کرنے والا شخص کفر کا مرتکب بھی ٹھرتا ہے.

2– فضائی چینلوں کے پروگراموں کی
شیڈول اخبار میں پایا جانا، اور غالب طور پر یہ پروگرام برائی اور فحاشی ہی نشر
کرتے ہیں.

3– فاحشہ اور فاجر قسم کی عورتوں کی
تصاویر.

4– بنکوں اور حرام اشیاء کی فروخت
کرنے والی کمپنیوں کے اعلانات کا پایا جانا.

5–اخبار میں کارٹون کی شکل میں
مختلف خاکے پائے جانا، جوکہ حرام ہیں، اس لیے کہ یہ غالبا ذی روح اشیاء کی ہاتھ کے ساتھ تصاویر اور رسم بنائے جاتے ہیں.

6–حکمران اور حکومتوں کی مدح سرائی
کرکے منافقت کرنا، حالانکہ وہ اس مدح سرائی کے مستحق نہیں.

7–باطل قسم کے فتاوی جات کے ذریعہ
شریعت اسلامیہ پر زبان درازی کرنا، اور منحرف قسم کے مقالات اور کالم شائع کرکے اسلام میں طعن و تشنیع کرنا.

اس کے علاوہ کئی ایک غیر شرعی کام
پائے جاتے ہیں، جوکہ ملک کے نظام اور قانون کے مطابق، اور اخبار کی ادارت اور قانون کے مطابق کم اور زیادہ اور قوی اور کمزور ہوتے ہیں.

اس لیے اہل علم نے اس قسم کی ممنوعہ
اشیاء پر مشتمل اخبار اور میگزین کی خرید و فروخت کے منع کے فتوی صادر کیے ہیں، تو اگر اس میں کئی ایک ممنوعات اور غیر شرعی کام جمع ہوجائیں تو پھر کیا حکم ہوگا ؟!

اور پھر اگر ان اخبارات اور میگزین
کو جاری کرنے اور اس کا خیال رکھنے اور نگرانی کرنے کا کام ہو تو پھر کیا حکم ہوگا
؟.!

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ
کہتے ہیں :

آپ کے لیے اور نہ ہی آپ کے علاوہ
کسی اور کے لیے عورتوں کی تصاویر، یا شریعت مطہرہ کے مخالف کام اور مقالات پر مشتمل اخبارات اور میگزین فروخت کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں
ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو اور برائی اور معصیت اور ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے

کا تعاون مت کرو، اور اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو، یقینا اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے}.

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (371/2).

2- شیخ عبد اللہ بن جبرین حفظہ اللہ
سے دریافت کیا گیا :

میں اکیس برس کا جوان شخص ہوں میرے
والد صاحب فوت ہو چکے ہیں، اور میرے پانچ بھائی اور والدہ زندہ ہیں، والد صاحب نے ترکہ میں کئی ایک تجارتی مراکز اور دوکانیں چھوڑی ہیں، جن میں ایک دوکان اخبار اور میگزین، اور دینی کتابیں اور قرآن مجید کی فروخت کے لیے ہے اور اس میں غیر مسلم شخص ملازمت کرتا ہے، میں نے اپنے بڑے بھائی سے گزارش کی کہ اس ملازم کے لیے قرآن مجید اور دینی کتب کو چھونا جائز نہیں، اور اسی طرح جن اخبار اور میگزین میں تصاویر ہیں ان کی فروخت بھی جائز نہیں، میں نے جو اسے کہا اس نے اس کا انکار کر دیا تو مجھے کیا کرنا چاہیے، کیا میرے لیے اپنے بھائیوں کے ساتھ بیٹھنا اور کھانا پینا جائز ہے ؟

شیخ نے جواب دیا :

ہم آپ کے ورع اور حرام یا مشتبہ چیز
سے نکلنے پر آپ کے شکر گزار ہیں، اور آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اس کافر ملازم کو فارغ کرنے کی کوشش کریں، آپ کو اس کے بدلے ان شاء اللہ کوئی مسلمان امانتدار ملازم مل جائیگا جو اس سے بھی بہت بہتر ہو گا.

رہا اخبارات اور جرائد کا مسئلہ تو
اس کے متعلق گزارش ہے کہ اگر تو وہ اخبارات اور میگزین فحش تصاویر اور فسق و فجور کی دعوت پر مشتمل ہیں تو ان کی فروخت اور نفع حاصل کرنا اور ان کی تجارت کرنا حرام ہے.

اور اگر ان میں پائی جانے والی
تصاویر عام ہیں اور فحش اور گندی تصاویر سے خالی ہوں تو انہیں فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں، تو اس میں پائے جانے والے مفید علوم اور مباح کلام کی فروخت اور قیمت ہو

گی اوراس میں پائی جانے والی تصاویر غیر مقصود ہونگی، ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ
آپ ان کے ساتھ بیٹھیں اور کھائیں ان شاء اللہ آپ پر کوئی گناہ نہیں ہوگا "

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (371/2).

3-شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ
سے دریافت کیا گیا:

اخبارات میں بنائے جانے والے کارٹون،
اور بعض اخبارات اور میگزینوں میں دیکھے جانے والے بعض اشخاص کے رسوم اور تصاویر کا
حکم کیا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ نے جواب دیا:

مذکورہ خاکے اور کارٹون جائز نہیں،
یہ ان منکرات میں شامل ہوتے ہیں جو اس وقت عام ہو چکے ہیں جن کا ترک کرنا تصاویر کی
حرمت پر دلالت کرنے والی عمومی احادیث کی بنا پر واجب ہے، کہ ہر ذی روح کی تصویر
حرام ہے چاہے وہ کسی آلہ کے ساتھ بنائی جائے یا پھر بغیر آلہ کے یا ہاتھ کے ساتھ.

ان احادیث میں صحیح بخاری کی درج ذیل
روایت شامل ہے:

ابو جحیفہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان
کرتے ہیں کہ:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
سود کھانے اور سود کھلانے اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی"

اور اس میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم
کی درج ذیل روایت بھی شامل ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا:

"روز قیامت سب سے شدید ترین عذاب
مصوروں کو ہو گا"

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"بلاشبہ ان تصاویر بنانے والوں کو
روز قیامت عذاب دیا جائیگا اور انہیں کہا جائیگا : جو تم نے پیدا کیا اسے زندہ کرو"

اس کے علاوہ بھی اس موضوع کے متعلق
بہت ساری احادیث ہیں ، اور اس سے کسی کو مستثنی نہیں کیا جاسکتا ، صرف وہی مستثنی ہے
جس کی تصویر بنانے کی ضرورت ہو ، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**.{حالانکہ اللہ تعالی نے تم پر جو
حرام کیا ہے اس کی تفصیل بیان کردی ہے ، مگر جس پر تم مجبور کردیے جاؤ}.**

اللہ تعالی سے میری دعا ہے کہ وہ
مسلمانوں کو اپنے رب کی شریعت کی پابندی کرنے اور اپنے نبی کی سنت پر عمل پیرا ہونے
کی توفیق نصیب فرمائے ، اور اس کی مخالفت سے بچائے ، بلاشبہ وہ سب سے بہتر اور اچھا
ہے جس سے مانگا جاتا ہے .

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (362/4).

4—اور شیخ محمد بن صالح العثیمین
رحمہ اللہ کہتے ہیں :

میں ان اخبارات کے ذمہ داران کو کہتا
ہوں : یہ لوگ جب اللہ تعالی کے سامنے اس دن کھڑے ہونگے ، اور ان سے سوال و جواب ہو گا
جس دن نہ تو کوئی مال کام آئیگا اور نہ ہی اولاد صرف وہی شخص کامیاب ہوگا جو اللہ
کے پاس سلیم القلب ہو کر گیا .

جو لوگ یہ منکرات اور برائیاں پھیلاتے
اور نشر کرتے ہیں انہیں روز قیامت جواب دینا ہو گا کہ انہوں نے جو کچھ نشر کیا تھا
اس کی جرات اور بنا پر جو نتائج سامنے آئے اس کے وہی ذمہ ہیں ، یقینا جب کوئی معاشرہ

ایک جانوروں کا معاشرہ بن جائے توپھر حق کو حق کہنا اور باطل کا انکار کرنا ممکن نہیں رہتا، اس کا اللہ تعالی کے اوامر اور احکام کے تابع ہونا ممکن نہیں رہتا چہ جائیکہ وہ اللہ کے بندوں کے تابع ہو، تو اس طرح وہ بدنظمی پیدا ہوتی ہے جس کی کوئی حدود ہی نہیں ہوتی . . . .

اور شیخ کا یہ بھی کہنا ہے :

ان اخبارات اور جرائد کی خرابیوں میں
یہ بھی شامل ہے کہ : دل میں وہ محبت پیدا ہوتی ہے اور دل ان خیالات میں غرق ہوجاتا ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی، تو یہ اس سراب کی طرح ہے جسے پیاسا شخص پانی سمجھ بیٹھے اور جب وہ اس کے پاس آئے تو اسے کچھ بھی نہ ملے، اور اللہ کو اس کے پاس پائے تو اللہ اس کا حساب پورا پورا اسے دے اور اللہ تعالی جلد حساب لینے والا ہے .

اور ان اخبارات اور میگزین کی
خرابیوں میں یہ بھی شامل ہے کہ :

ان میں جو تصاویر اور فیشن دیکھا
جاتا ہے وہ اخلاق وعادات پر اثرانداز ہوتی ہیں، تو اس طرح معاشرہ ان خراب اور فتنہ وفساد میں رچے ہوئے معاشرے میں بدل جاتا ہے .

تو اے مومن مسلمانوں تم ان اخبارات
اور میگزین کا بائیکاٹ کرو اور ان کے نشر کرنے والوں کا گناہ میں معاون مت بنو؛ کیونکہ تمہارا ان اخبارات اور میگزین کو خریدنا ان کی تقویت کا باعث ہے، اور انہیں مالی طور پر مضبوط کرتا ہے، اور انہیں اس سے بھی بری اور فحش اشیاء نشر کرنے میں مدد ومعاون بنتا اور تیار کرتا ہے .

تو اس طرح اس میں شرکت کرنے والا اور
خریدار شخص اور اسے قبول کرنے والا گناہ و معصیت اور ظلم وزیادتی میں معاون بنتا ہے، مومنوں آپ اللہ تعالی کے اس فرمان کو یاد کرو جس میں اللہ تعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

.{اے ایمان والو تم اپنی اور اپنے
اہل وعیال کی جانوں کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس پر ایسے سخت

قسم کے فرشتے مقرر ہیں جواللہ کی نافرمانی و معصیت نہیں کرتے اور وہی کچھ کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے }.

اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا، اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا ؟ اے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا ؟ اے اللہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس پر میرا گواہ بن جا، اوران پر گواہ بن جا جو یہ سن رہے ہیں، اور تم پر ضروری اور واجب ہے، میں پھر کہتا ہوں اور اسے تکرار سے کہتا ہوں : تم پر واجب اور ضروی ہے کہ تم ان اخبارات اور میگزین کا بائیکاٹ کرواوراس میں سے جو بھی تمہارے پاس ہے اسے جلا کر راکھ کر دو، تاکہ تم اس کے گناہ سے بچ سکو"

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (381/4–383) مختصرا.

5–اور شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

"عورتوں کی تصاویر پر مشتمل یا زنا اور فحاشی یا لواطت، یا نشہ آور اشیاء استعمال کرنے کی دعوت دینے والے، یا باطل کی دعوت دینے اور باطل کا تعاون کرنے والے اخبارات اور میگزین نکالنے جائز نہیں، اور ان اخبارات میں ملازمت کرنی بھی جائز نہیں نہ تو لکھ کر اور نہ ہی اس کی ترویج کر کے؛ کیونکہ ایسا کرنے میں گناہ و معصیت اور ظلم وزیادتی، اور زمین میں فساد مچانے اور نشر کرنے، اور معاشرہ کو خراب کرنے اور رذیل اور فحش اشیاء کو نشر کرنے میں معاونت ہوتی ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا اپنی کتاب مبین میں فرمان ہے :

.{اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہواور برائی و گناہ اور ظلم وزیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرواور اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو، یقینا اللہ تعالی سخت سزا دینے والا ہے }.

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (384/4).

6– شیخ عبداللہ بن جبرین حفظہ اللہ
سے دریافت کیا گیا :

جناب فضیلۃ الشیخ ہم آپ سے گزارش
کرتے ہیں کہ بعض میگزین اور اخبارات میں ستارے اور برج کیا کہتے ہیں یا آپ کا ہفتہ
کیسا رہے گا کے عنوان سے نشر ہونے والے کلام کے بارہ میں شرعی حکم کیا ہے، مثلا برج
ثور یا برج عقرب وغیرہ اور ان کا گمان یہ ہوتا ہے کہ مثلا جو برج ثور میں پیدا ہوا
ہے اسے یہ کچھ ہوگا ... وہ فلاں ملک کا سفر کریگا ... اور اس قسم کا غیبی دعوی کرتے
ہیں، اور ہر برج کے خاص حالات ہیں جس میں پیدا ہونے والے افراد اس کا شکار ہوتے ہیں
؟

شیخ کا جواب تھا :

"برج سورج کی منزلوں کو کہتے ہیں جو
کہ بارہ برج ہیں، اللہ سبحانہ وتعالی نے اس کی قسم کھاتے ہوئے فرمایا ہے :

.{اور قسم ہے برجوں والے آسمان کی}.

اور یہ برج درج ذیل ہیں :

حمل، ثور، جوزاء، سرطان، اسد، سنبلہ،
میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت.

اور یہ عام مہینے ہی ہیں، ان میں پیش
آنے والے حالت اور واقعات کا علم صرف اللہ تعالی کو ہی ہے اس کے علاوہ کوئی اور
نہیں جانتا کہ اس میں کیا ہوگا، اس لیے جو کوئی بھی دعوی کرے کہ برج ثور میں یہ
کچھ ہوگا، یا برج عقرب میں ایسا ہوگا، تو اس نے علم غیب کا دعوی کیا، اور علم غیب
تو صرف اللہ تعالی ہی کو ہے.

اور ستاروں یا برج کو دیکھ کر اٹکل
پچو یا تخمینہ لگانا جائز نہیں صرف وہی جو اس کے دین اور اسلام کو فائدہ دے.

واللہ تعالی اعلم.

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (386/4).

7– مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے
درج ذیل سوال کیا گیا :

اپنے گھر میں تصاویر اور حرام کالم
والے اخبار اور میگزین لانے کی اجازت دینے والے کے متعلق کیا حکم ہے ؟

علماء کا جواب تھا :

"مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ
اپنے گھر میں الحادی قسم کے اخبار یا میگزین لائے، یا اسے مقالہ جات لائے جو بدعت و
گمراہی کی دعوت دیتے ہوں، یا فحاشی و عریانی کی دعوت دیں، کیونکہ یہ عقیدہ و اخلاق
کی خرابی کا باعث بنتے ہیں، اور خاندان کا بزرگ شخص اپنے خاندان اور گھرانے کا
مسئول اور ذمہ دار ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"مرد اپنے گھر کا ذمہ دار ہے، اور
اس سے اس کی رعایا کے بارہ میں باز پرس کی جائیگی"

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (187/4).

8–الشیخ عبد اللہ بن جبرین حفظہ
اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

اخبار ### مسلمانوں کی خبریں جاری
کرنے میں بہت غلط رویہ اختیار کر رہا ہے، اور مسلمانوں کے معاملات اور امور کو صحیح
طور پر پیش نہیں کرتا بلکہ انہیں چھپاتا ہے، اور اسلام کی صورت بگاڑ کر پیش کرتا
ہے، اور اسلامی معاملات کے خلاف لکھتا رہتا ہے، اور اسلامی قضیہ جات کو حل کرنے کا
ایسا طریقہ سے علاج پیش کرتا ہے جو مصلحت اسلامی کی کسی بھی حالت میں خدمت نہیں
بلکہ اسے نقصان ہی دیتا ہے، اسی طرح اس میں کفار اداکاروں اور فنکاروں وغیرہ کی فحش
تصاویر بھی ہوتی ہیں، اس اخبار کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے ؟ اور اس کی خرید و
فروخت اور اسے تقسیم کرنے اور اسے رکھنے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ کا جواب تھا :

"اگر تو حال وہی ہے جو سوال میں
اوپر بیان کیا گیا ہے تو پھر اس کا لین دین کرنا اس اخبار کی ترویج اور اس کی تشہیر
کا باعث ہے، اور اس میں جو نقصانات اور اعتقادی خرابیاں ہیں انہیں پیدا ہونے کا
باعث ہے، اس لیے میری رائے یہ ہے کہ اس اخبار کو نہیں رکھنا چاہیے، اور نہ ہی اس کی
خرید و فروخت کی جائے اور نہ ہی تقسیم کیا جائے.

میں ہر ناصح شخص کو یہ کہنا چاہتا
ہوں کہ وہ اس میں حصہ ڈالنے یا اسے نشر کرنے سے اجتناب کرے؛ کیونکہ یہ اسے مارنے
اور اس کی یاد تک ختم کرنے کا ذریعہ ہے، حتی کہ وہ اپنے اسلوب کو تبدیل کر کے اس سے
بہتر طریقہ اختیار نہ کر لے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (388/4).

خلاصہ یہ ہوا کہ:

آپ نے اہل علم کے فتاوی جات اور جو
مخالف شریعت اخبارات اور میگزین میں ملازمت کی حرمت کے اسباب انہوں نے بیان کیے ہیں
انہیں دیکھ لیا، اور اسی طرح اس کی خرید و فروخت کا حکم بھی آپ نے پڑھ لیا اور آپ
نے دیکھا کہ ہم نے جواب کی ابتدا میں جو کچھ پیش کیا ہے اس سب کی بنا پر آپ کے لیے
ممکن ہے کہ آپ ان فتاوی جات میں سوچ و بچار کریں اور جب اخبار میں آپ ملازمت کر رہے
ہیں اسے اس پر فٹ کریں اگر تو اس میں شرعی ممانعت موجود ہو تو پھر آپ اس میں کام نہ
کریں اور اپنے آپ ہی اللہ تعالی سے ڈریں.

اور یہ جان لیں کہ اگر آپ اللہ کا
تقوی اختیار کرتے ہیں تو اللہ تعالی نے آپ سے خیر و بھلائی کا وعدہ کیا ہے، اور سنت
نبویہ میں بھی ہے کہ اگر آپ یہ کام اللہ تعالی کے لیے ترک کر دیں تو آپ کے لیے باعث
مسرت ہوگا اور آپ کو خیر و بھلائی حاصل ہوگی.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

**.{اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا
تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق
بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی بھی اللہ**

تعالی پر بھروسہ اور توکل کرتا ہے اللہ تعالی اسے کافی ہوجاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنا کام پورا کرنے والاہے، اللہ تعالی نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے }الطلاق (2–3).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے بھی کوئی چیز اللہ تعالی کے لیے ترک کی تو اللہ تعالی اسے اس کے عوض میں اس سے بھی بہتر چیز عطا فرماتا ہے"

اسے علامہ البانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "حجاب المراۃ المسلمۃ" کے صفحہ (49) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور اگر آپ دیکھیں کہ آپ کا انجبار کی ملازمت میں رہنا بعض برائیوں اور منکرات کو تبدیل کرنے یا اس میں کمی کرنے کا باعث ہے، اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہوسکتا ہے، اور دین پر چلنے والوں کے لیے اس انجبار میں دین اسلام کے دفاع کے لیے کالم لکھنے کا دروازہ کھل سکتا ہے... یا اس طرح کا کوئی اور فائدہ ہو تو ہمیں امید ہے کہ آپ کا اس انجبار کی ملازمت میں رہنا آپ کے لیے باعث اجر و ثواب اور بہتر ہے، ان شاء اللہ آپ جو بھی برائی ختم کرینگے اور اس میں تبدیلی لانے کی کوشش کرینگے اس کا اجر ملے گا.

لیکن اگر آپ اس سے عاجز ہوں اور ایسا نہ کرسکتے ہوں اور انجبار فحاشی اور برائی سے بھرا ہوا ہو تو پھر آپ کے لیے ملازمت ترک کرنے کے علاوہ کوئی اور راہ نہیں، اللہ تعالی آپ کو اس کے بدلے بہتر اور اچھا کام مہیا کریگا.

واللہ اعلم.